محمد رمضان یوسف سلفی

دختر جدید اور پردہ......!

مغربی دانشوروں نے آزادی نسواں کا جھانسہ دے کر جس طرح عورت کی عفت و عصمت اور عزت و آبرو کو تار تار اور پامال کیا ہے اس کا مشاہدہ وہاں کے معاشرے میں عورت کی زبوں حالی سے بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ جہاں اُسے نفسانی خواہشات کی تکمیل و تسکین کے لیے ''ٹشو پیپر'' کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ بظاہر مغربی معاشرے میں عورت مکمل آزاد ہے لیکن اس آزادی میں عورت کی ذلت و رسوائی کی داستان پنہاں ہے جبکہ اسلام نے روزِ اول سے عورت کے مقام و مرتبے کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اس کے حقوق و آبرو کی پاسبانی اور تحفظ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم معاشرے میں عورت کو غیر معمولی مقامِ رفعت حاصل ہے اور اسے حد درجہ عزت و وقار کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ عورت کے بلند مقام اور تکریم کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہی کافی ہے کہ:

((فان الجنة تحت رجلها)) ''جنت اس (ماں) کے پاؤں تلے ہے۔ (احمد، نسائی)

لیکن اس کی قدر و منزلت کے باوجود مسلم معاشرے کی دختر جدید مغربی معاشرے، تہذیب و تمدن اور اس کی ثقافت کو زندگی کا آبِ حیات اور لاینفک حصہ سمجھ رہی ہے۔ سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں ''یہ کیسا احساسِ کمتری ہے، یہ کیسی رُلا دینے والی بدبختی ہے، یہ کیسا ہنگامہ زبونی ہمت ہے کہ تمہارے اپنے گھر میں ثقافت و تہذیب کے یہ لعل و جواہر ہیں اور تم غیروں کے خذف ریزوں پر للچائی ہوئی نظر ڈالتے ہو۔''

یہ بات کس قدر حقائق پر مبنی ہے کہ آج ہم نے اپنی تہذیب وثقافت کے انمول جواہر چھوڑ کر اغیار کے خذف ریزوں کو اپنے لیے متاعِ جہاں سمجھ لیا ہے' حالانکہ ہمارے دین اور ایمان کے لیے یہ چیز زہر ہلاہل سے کچھ کم نہیں۔ مغربی تہذیب کی جن روایات کو ہم نے اپنایا ہے' اس میں ایک بے پردگی کا موذی مرض بھی ہے' جو اپنے تباہ کن اور مضر اثرات کے سبب ''ناسور'' کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگرچہ آج چند دخترانِ اسلام پردے کے احکامات پر سختی سے کاربند ہیں تو بعض لبرل خواتین پردہ کرنے کے باوجود بے پردہ نظر آتی ہیں۔ ایسے میں ہمیں مسعود کا یہ شعر یاد آ جاتا ہے:

ہے گردشِ دوراں کہ زمانے کی ترقی
میں پردہ نسواں میں حیا ڈھونڈ رہا ہوں

حامیانِ بے حجاب عرصہ سے بے حیائی پھیلانے میں برسرِ پیکار ہیں۔ جن دنوں شاہِ جرمن ''گلیوم'' نے ترکیہ کا دورہ کیا' تو انجمن اتحاد وترقی کے ممبران نے بادشاہ کے سامنے اپنی بعض تہذیبی جھلکیاں پیش کرنی چاہیں۔ چنانچہ انہوں نے سکول کی بے پردہ لڑکیوں کو بادشاہ کے استقبال کے لیے اس طرح پیش کیا کہ لڑکیاں پھولوں کے گلدستے بادشاہ کو پیش کر رہی تھیں۔ بادشاہ نے جو یہ منظر دیکھا تو اسے بڑا اچنبھا ہوا۔ اس نے انجمن کے ذمہ داران سے کہا: میری آرزو یہ تھی کہ میں ترکیا میں جاہ وحشمت اور پردہ داری کے مناظر دیکھوں۔ کیونکہ تمہارے مذہب اسلام کا یہی حکم ہے۔ لیکن افسوس...... میں یہاں اس بے پردگی کو اپنے چاروں طرف دیکھ رہا ہوں۔ جس سے یورپ میں ہمیں بڑی شکایتیں ہیں اور جس کی بدولت وہاں ہمارے خاندان اجڑ رہے ہیں' وطن کی مٹی پلید ہو رہی ہے اور بچے دربدر مارے پھر رہے ہیں۔'' (تحفۃ العروس' ص:۵۵۸)

افسوس کہ یورپ کو ''جس چیز سے بڑی شکایتیں ہیں'' ہم اسے اپنانے میں مصر اور مسرور ہیں۔ اس وقت بہت سے خبائث و بے حیائی اور فسادات کی بنیاد عورت کی بے پردگی ہے۔ اگر عورت بے پردگی سے اجتناب کرتے ہوئے ''شمع محفل'' بننے کے بجائے ''چراغ خانہ'' بن کر رہے تو کچھ شک نہیں کہ بہت سے افعال خبیثہ کا خاتمہ ہو جائے۔ لیکن ''دختر جدید'' ایسا کرنے سے انکاری ہے۔ کیونکہ مغربی تہذیب کی

"رنگین" چمک دمک نے اس کی آنکھیں چکا چوند کر دی ہیں۔ حالانکہ جس تہذیب کی تقلید میں یہ آزادی نسواں کا نعرہ بلند کر رہی ہے' اس مغربی تہذیب کے پُر خار اور تنگ و تاریک جنگل میں خونخوار درندے اور بھیڑیے ہر وقت عورت کی عصمت و عزت کا شکار کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ چنانچہ ان "درندوں" سے تنگ آ کر مغربی خواتین مشرقی تہذیب و تمدن پر رشک کرتی ہیں۔

ایک مغربی طالبہ نے اسی حقیقت کو اکتوبر ۱۹۹۱ء میں لندن یونیورسٹی میں بیان کیا اور ۱۲/ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو پاکستان ٹائمز میں اس کے وہ الفاظ شائع ہوئے۔ ۱۸ سالہ ربیکا کہتی ہے کہ "مغربی تہذیب کا ماحول اس قدر گندہ ہے کہ مجھے مشرق کی تہذیب پر رشک آتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ مشرقی لڑکیاں بھی ہمارے ماحول کی رنگینیوں کے جادو کا شکار ہو کر خود کو تباہی کے غار میں دھکیل رہی ہیں جو یقیناً خطرناک ہے۔"

اس حقیقت کے باوجود کہ اسلام نے عورت کو ذلت و رسوائی کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر "مقام رفعت" پر متمکن کیا۔ آج وہ کسی نہ کسی کمپنی کا مونوگرام بن کر اپنے تقدس کو پامال کر رہی ہے اور زیب و زینت سے آراستہ و مزین ہو کر کھلے بندوں سرِ بازار گشت کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ' باک اور شرم محسوس نہیں کرتی اور مزید ظلم کی انتہا یہ کہ "حامیانِ بے حجاب" بھی اپنی خواتین کو بنا سنوار کر اور میک اپ سے پوری طرح سجا کر "شوپیس" کی طرح لوگوں کے سامنے لانے میں ذرا عار نہیں سمجھتے۔ حالانکہ انہیں سمجھنا چاہیے تھا کہ:

تیری زندگی اسی سے تیری آبرو اسی سے
جو رہی خودی تو شاہی نہ رہی تو روسیاہی

یہ سوچ تو کسی غیور انسان کو ہی آئے گی' بے حمیت کو اس سے کیا سروکار۔ اکبر نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ:

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا

پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

عورت قدرتِ الٰہی کا بے مثال حسین شاہکار ہے۔ اس سراپائے حسن و جمال کی خوبصورتی‘ حرکات وسکنات‘ گفتار و آواز اور دلکشی مرد کو اپنی طرف مائل کیے بغیر نہیں رہتی۔ اس کے ناز و انداز اور ادائیں بڑے بڑے عابدوں اور زاہدوں کے جذبات برانگیختہ کر کے انہیں فتنہ میں مبتلا کر دیتی ہیں۔

لہٰذا عورت کو چاہیے کہ وہ ''عورت'' بن کر ہی رہے اور خود کو ''مستور'' رکھے۔ کیونکہ:

پھولوں کی انجمن سے ستاروں کی بزم تک
موضوع گفتگو ہے تیری دل کشی کی بات

عورت کے پس پردہ رہنے میں ہی بہتری اور بھلائی ہے۔ اگر یہ بے پردہ باہر نکلے گی تو لوگوں کی ''ستم ظریفی'' کا باعث بنے گی اور پھر شاید کوئی یہ کہنے سے بھی گریز نہ کرے کہ:

انگلیاں مرد اٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
شوق سے گل کھلے جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

معلوم ہوتا ہے کہ یہی وہ خرابی تھی جسے دیکھ کر رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشیطان))

''عورت تو چھپانے کی چیز ہے‘ جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے دوسروں کی نظر میں اچھا کر کے دکھاتا ہے۔'' (رواہ الترمذی)

اور جو عورتیں اپنی زینت کو دوسروں کو دکھاتی ہیں‘ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ضرور پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ ''اپنی زینت کو غیر جگہ ظاہر کرنے والی عورت کی مثال قیامت کے اس اندھیرے جیسی ہے‘ جس میں روشنی نہ ہو۔'' (ترمذی‘ ابن کثیر۔ ج ۳‘ ص ۵۰۴)

لہٰذا اپنے حسن و جمال کی نمائش کرنے والی ''سیار'' خواتین سے ہماری مؤدبانہ گزارش ہے کہ اپنے اس تمام ''اسلحہ'' کو اپنے خاوند پر ہی استعمال کریں‘ کیونکہ یہ اسی کا حق ہے اور اس حق میں خیانت کر

کے گنہگار نہ ہوں۔

اسلام نے عورتوں کو پردے کا حکم دے کر ان کی عفت و عصمت کا تحفظ کیا ہے' تا کہ بے پردگی سے پیدا ہونے والے برے نتائج سے بچا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿وقل للمؤمنت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن﴾ (النور:۳۱)

''اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ مگر جو اس سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں۔''

ام المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں موجود تھیں' اُسی وقت ابن اُم مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان سے پردہ کرلو۔ میں نے کہا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو ہمیں دیکھ بھی نہیں سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو' کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو؟ (ترمذی بحوالہ ابوداؤد ج:۳، ص:۲۸۳)

ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک برگزیدہ صحابی ہیں' پھر یہ کہ نابینا ہونے کے باوجود ازواجِ مطہرات جیسی پاکباز خواتین کو ان سے پردہ کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آج کل جو عورتیں غلط عقیدت اور توہم پرستی میں مبتلا ہو کر نامحرم مردوں کے سامنے بے پردہ آ جاتی ہیں' وہ اسلام کی روح سے کس قدر بیگانہ ہیں اور جہاں تک بات ہے زینت چھپانے کی تو عورت کو چاہیے کہ دوپٹہ یا چادر اس طرح سے اوڑھیں کہ مردوں کی نظر کو آوارگی کا موقع نہ ملے۔ یہی زینت کو ظاہر نہ کرنے کا اکمل طریقہ ہے۔

چہرے کا پردہ﴾......

زینت کی دو اقسام ہیں۔ ایک فطری جیسے چہرہ وغیرہ۔ اس میں مقناطیسی کشش اور جاذبیت مضمر ہے اور دوسرے تصنعی جیسے زیورات' لباس' مہندی' سرمہ اور بالوں کی آرائش وغیرہ۔ جن خواتین کو زیب و

زینت کا زیادہ شوق ہوتا ہے تو وہ اپنے حسن و جمال کی ''نمائش'' کھلے بندوں کرنے کو باعث فخر سمجھتی ہیں۔ پھر جب یہ بن سنور کر زرق برق لباس میں ملبوس چہرے کو میک اپ سے مزین کیے لبوں پہ تبسم بکھیرے آزاد رُخ زیبا کے ساتھ سر بازار نکلتی ہیں تو نوجوانوں کے ''سفلی جذبات'' بھڑک اُٹھتے ہیں اور ان کے اندر ہیجان آجاتا ہے اور پھر یہ بے پردہ خواتین عام طور پر ان کی ''دست درازی'' کا ''شکار'' ہوتی ہیں۔ لہٰذا معاشرے میں پیدا اس ''فتنہ سامان'' کو ختم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ عورتیں غیر محرم مردوں سے اپنے ''پیکر حسین'' اور ''رُخ زیبا'' کو زیرِ پردہ رکھیں۔ جیسا کہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ:

﴿یایھا النبی قل لازواجک وبنتک نساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذلک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین وکان اللہ غفوراً رحیما﴾ (الاحزاب:۵۹)

''اے نبی اپنی بیویوں، بیٹیوں اور تمام مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجیے کہ وہ اپنے چہروں پر اپنی چادروں کے گھونگھٹ کر لیا کریں جس سے پہچان لی جائیں اور انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔''

اس آیت مبارکہ سے عورت کے چہرہ چھپانے کا حکم واضح ثابت ہو رہا ہے۔ اب چہرے کو چادر کے گھونگھٹ سے چھپایا جائے یا برقع و نقاب سے اصل مقصود چہرہ چھپانا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں کو حکم دیتا ہے کہ جب وہ اپنے کسی کام سے باہر نکلیں تو جو چادر وہ اوڑھتی ہیں اسے سر پر جھکا کر منہ ڈھانپ لیا کریں صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں۔ (تفسیر ابن کثیر، ج:۴ ص:۲۷۸)

اور محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے سوال پر حضرت عبیدہ سلمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا چہرہ اور سر ڈھانک کر اور بائیں آنکھ کھلی رکھ کر بتایا کہ یہ مطلب ہے اس آیت کا۔ (ایضاً)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿یدنین علیھن من جلا بیبھن ....﴾

تو انصار کی عورتیں اس طرح نکلتی تھیں جیسے ان کے سروں پر کوے بیٹھے ہیں۔ یعنی وہ سیاہ

کپڑے سروں پر ڈالتیں تھیں۔ (ابوداؤد۔ ج:۳،ص:۲۷۹)

اور اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں' جب مردوں کا قافلہ ہمارے پاس سے گزرتا تو ہم عورتیں اپنے چہروں کے اوپر کپڑے ڈال لیا کرتی تھیں اور ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں بے نقاب ہوتے' مگر جب مرد ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم گھونگھٹ سے اپنے چہروں کو چھپالیا کرتی تھیں۔ جب وہ چلے جاتے تو ہم پھر اپنے چہروں کو کھول لیا کرتی تھیں۔ (ابوداؤد۔ ج:۲،ص:۵۰)

حضرت اُم خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شہید لڑکے کی خبر دریافت کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اس حال میں کہ ان کے چہرے پر نقاب پڑی ہوئی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایسی مصیبت میں بھی چہرے پر نقاب ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا مجھ پر لڑکے کی مصیب پڑی ہے' میری شرم وحیا پر تو کوئی مصیبت نہیں پڑی۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد)

ان واقعات سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں جب پردہ کے احکام نازل ہوئے تو مسلمان عورتیں اس پر عمل کرتے ہوئے باپردہ رہتیں اور نقاب اوڑھ کر اپنے چہرے کو چھپایا کرتی تھیں۔ اب نبی علیہ السلام کے دو فرامین اور ملاحظہ کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: محرمہ عورت احرام کی حالت میں چہرے پر نقاب اور ہاتھوں میں دستانے نہ پہنے۔ (ابوداؤد)

اور فرمایا: عورت کا احرام اس کے چہرے اور مرد کا احرام اس کے سر میں ہے۔ (دارقطنی)

ان دونوں روایتوں سے پتہ چلا کہ حالت احرام میں عورت کا چہرہ کھلا رہنا چاہیے۔ عورت کی بے نقابی مخصوص با احرام ہونے سے صاف واضح ہے کہ وہ غیر احرام کی حالت میں محل نقاب ضرور ہے' ورنہ تخصیص شرعی کا ابطال لازم آئے گا' جو کسی صورت بھی درست نہیں۔

ہماری اس مختصر سی کاوش کا حاصل یہ ہے کہ عورت وقرن فی بیوتکن پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ''چراغ خانہ'' بن کر رہے۔ اسی میں اس کی عفت وعصمت پاکیزہ اور محفوظ رہ سکتی ہے اور اگر اسے کبھی کسی

ضرورت کے تحت گھر سے باہر بھی جانا پڑے تو باپردہ ہو کر جائے تاکہ کسی ابلیس کو ''شیطنت'' کی ہمت نہ ہو۔ اُمید ہے کہ یہ نگارشات سلیم قلب کی حامل دختر ملت کے لیے مشعل راہ ثابت ہوں گی۔ اب اس بات پر اکتفا کرتا ہوں کہ..... اے قوم کی بیٹی:

بتولے باش و پنہاں شو زین عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسا اُسوہ اختیار کرتے ہوئے زمانے کی نگاہوں سے چھپ جا تاکہ تیری گود سے بھی حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا سورج طلوع ہو سکے۔

وما علینا الا البلاغ المبین.

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے عظیم پیشکش!

دس کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ملک کا عظیم و منفرد ادارہ ہے جس کی طرف سے دینی لٹریچر چھپوا کر بڑے پیمانے پر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ درج ذیل تازہ لٹریچر زیر تقسیم ہے:

☆ مسلک اہل حدیث پر ایک نظر ☆ موسیقی جہنم کی غذا ہے ☆ پیارے رسول ﷺ کی پیاری نماز
☆ پیارے رسول ﷺ کی پیاری دعائیں ☆ مختصر کتاب الکبائر ☆ عذاب القبر ☆ احکام القرآن
☆ مسائل رمضان المبارک ☆ مسائل زکوۃ ☆ حرز اعظم

خواہشمند حضرات مبلغ 35 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مبلغ پندرہ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں اور مساجد مدارس دفاتر و دیگر اہم جگہوں پر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ (لٹریچر کی تقسیم 15 شعبان تک جاری رہے گی ان شاء اللہ) مخیر حضرات اشاعت دین کے اس عظیم مشن میں مالی تعاون فرمائیں۔

محمد یاسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان
فون: 0604-567218۔ موبائل: 0333-8556473

نوٹ